

:- (اسلام کیا ہے) :-

سوال :-

حدیث کیا ہے؟ ایک مختصر نوٹ لکھیں؟

جواب :-

حدیث کے لغوی معنی گفتگو بات چیت یا

نئی چیز کے ہیں۔

اصطلاح میں حدیث سے مراد نبی (علیہ السلام) کی بات، آپ کا عمل یا آپ کا اس محرابی کے عمل کو دیکھ کر خاموش اختیار کرنا ہے۔

اقسام :-

حدیث قولی :- ”جس میں نبی (علیہ السلام) کا فرمان یا بات ہو۔“

حدیث فعلی :- ”جس میں نبی (علیہ السلام) کا فعل اور عمل ہو۔“

حدیث تقریری :- جس میں نبی (علیہ السلام) اس محرابی کے عمل کو دیکھ کر خاموش اختیار کرے۔



سوال :-

سنت کیا ہے اور حدیث قدس سے کیا مراد

ہے؟

جواب :-

سنت کے لغوی معنی طریقہ ہے یا سنت کے

ہے۔ دین کی اصطلاح میں سنت سے مراد نبی (علیہ

السلام) کے اعمال یا دانتہ کو سنت کہتے ہیں۔ سنت

حدیث فعلی و اہل دوسرا نام ہے

حدیث قدس: ایسی حدیث جس میں مفہوم الشاہ

ہائو۔ لیکن الفاظ نبی (علیہ السلام) کے ہیں۔ اس حدیث

کو حدیث قدس کہتے ہیں۔

سوال :-

محلیتہ میں کونساح حدیث کی کتاب

شامل ہے؟

جواب :-

مندرجہ ذیل کتابیں محلیتہ میں شامل ہیں۔

(ii) صحیح مسلم

(iv) سنن صا ح

(i) صحیح بخاری

(iii) جامع ترمذی

(v) سنن نسائی

(vi) سنن ابوداؤد



:- (اسلام کیا ہے) :-

:- حدیث کا تعارف :-

سوال :-

احادیث کی ضرورت پیش کیوں آئی؟

جواب :-

لو جو وہ دورہ اس سے زیادہ اٹھنے والا

سوال پیش ہے کہ قرآن ہی کافی ہے ہر قسم کے

انسان کی ہدایت کے لیے (بے شک) حدیث

کی کوئی ضرورت نہیں۔

اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ قرآن مجید میں

اللہ تعالیٰ نے فرقہ احمدیہ کو سناتا ہے۔ لیکن

ان احکام کو یوں لے کر رہا ہے۔ اس کی وضاحت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نہیں کی۔

ان احکام کو کس طرح یوں لیا جاتا ہے؟ یہ ہمیں

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زندگی مبارک سے

پتا چلے گا۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ

اٹھایا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے حدیث کی حفاظت

کا بھی ذمہ اٹھایا ہے۔



مثال کے طور پر قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا  
کہ حج ادا کرو۔ لیکن حج کو کس طرح ادا کیا جائے  
حج کے مسائل ہمیں احادیث میں ہی مل گئے۔  
**احادیث کی ضرورت:-**

قرآن مجید میں درجنوں مقامات پر حدیث  
کی مثالوں کی اہمیت یاد دلائی گئی ہے۔  
”اے ایمان والو! غرضانہ برداری کرو اللہ کی  
اور غرضانہ برداری کرو رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم) کی۔“ (59:4)

”اور تمہیں جو کچھ رسول رب لے لو، اور جس  
سے روک رکھا جاؤ۔“ (7:59)

”اور وہ نے اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے  
ہیں، وہ تو حرف واتی ہیں جو اتنا ہی جانتے ہیں۔“  
(4-3:53)

اس لیے جو بھی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے  
فرمایا یا حکم دیا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی امت  
کی نظر میں اس میں اللہ کی رضا شامل تھی۔



تدوینِ حدیث۔

آریہ (علیہ السلام) کا اس دنیا سے جان  
کے بعد محابہ کرام کے دور میں نہیں تدوین  
حدیث کا عمل شروع ہو چکا تھا۔

بیت سے مسائل ایسے سامنے آ جاتے تھے جن  
کا وہ ارفع حل، قرآن میں موجود نہیں ہوتا تھا۔ ایسے  
میں محابہ کرام (علیہ السلام) کی حدیث کی  
تعلیمات سے فیصلہ کرتے تھے۔

اس لیے اس دور میں بھی احادیث کی تعلیمات  
رس جاتی تھیں۔ اس دور میں بھی محابہ کرام کے  
باس اپنے گھروں میں احادیث کے مجموعے  
ہوتے تھے۔

احادیث کتابی شکل میں موجود نہ تھیں۔  
احادیث کو کتابی شکل میں اٹھانے کا عمل  
اسلام کے رائج مشہور عائشہ کے دور میں شروع  
ہوا۔

اور محابہ کرام کی جو کتابیں جس پر اُمت کا  
اجماع ہے کہ ان کتابوں میں کوئی حدیث  
فقہیہ نہیں ہے۔



ایک

حدیث کی اور اہمیت :-

قرآن مجید میں دو قسم کی آیات  
پائی جاتی ہیں۔

متشابهات (مشبیہات)

جامع (واضح طور پر)

جامع آیات وہ آیات ہیں جن کا مطلب

واضح طور پر بیان ہوا ہوتا ہے۔ ایک معمولی انسان  
اس کو آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

متشبیہات وہ آیات ہیں جن کا مطلب

واضح طور پر بیان نہیں ہوتا۔ ان آیات کو سمجھنے

کے لیے ہمیں احادیث کا سہارا لینا پڑتا ہے۔